از شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر

فارغ التحصیل علماء کو چند سبق آموز نصائح

مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں امسال دورہ حدیث سے فارغ التحصیل ہونے والے علماء کرام کی دستار بندی کی تقریب ۶ نومبر ۹۸ء کو جامع مسجد نور میں بعد نماز جمعہ منعقد ہوئی جس میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم نے دورہ حدیث، حفظ قرآن کریم اور تجوید کے فضلاء میں اسناد تقسیم اور انہیں دستار فضیلت عطاء فرمائی۔ اس موقع پر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے حسب معمول فارغ ہونے والے طلبہ کو کچھ نصائح فرمائیں جن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

جن طلبہ نے دورہ حدیث میں کامیابی حاصل کی ہے، قرآن کریم حفظ کیا ہے اور تجوید کا کورس مکمل کیا ہے ان سب کو مبارک ہو۔ یہ اللہ رب العزت کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس کے ہاں جو سب سے محبوب چیز ہے یعنی دین اس کی تعلیم کی توفیق عطا فرمائی۔ قرآن کریم دین کی بنیاد ہے اور احادیث رسولؐ اس کی تشریح ہے، اسی طرح فقہ اور دیگر علوم اسلامی قرآن کی وضاحت اور تشریح کے لیے ہیں جبکہ صحیح تلفظ کے ساتھ قرآن کریم کو اچھے انداز سے پڑھنا بہت بڑی نعمت ہے، دین کا علم ایک ایسی نعمت ہے جس کے مقابلہ میں دنیا و مافیہا کی نعمتیں ہیچ ہیں لیکن اس تعلیم کے حاصل کرنے کے بعد کچھ ذمہ داریاں بھی ہیں جو آپ حضرات پر عائد ہوتی ہیں اور انہی کی طرف اس وقت توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

جو حضرات دورہ حدیث سے فارغ ہوئے ہیں وہ یہ بات سمجھ لیں کہ اب تک وہ مدرسہ کی ذمہ داری میں تھے لیکن اس کے بعد وہ خود ذمہ دار ہیں کہ اساتذہ نے علم دین کی جو امانت ان کے سپرد کی ہے اسے آگے پہنچانا ہے۔ ہر شخص کو کام کے لیے بنا بنایا مدرسہ یا ماحول نہیں ملے گا بلکہ اکثر کو ماحول خود بنانا پڑے گا اور دینی تعلیم کو جاری رکھنے کے لیے درسگاہ قائم کرنا پڑے گی، اس کے لیے محنت اور مشقت برداشت کرنا ہوگی اور صبر و حوصلہ سے کام لینا ہوگا۔ آپ یہ ذہن میں مت رکھیں کہ آپ جائیں گے تو جماعتیں آپ کے سامنے پڑھنے کے لیے بیٹھی ہوں گی۔ تھوڑے افراد بھی مل جائیں تو انہیں غنیمت سمجھیں اور تعلیم کا سلسلہ جاری رکھیں اور اس سلسلہ میں اپنے اکابر کے طریقے کو ضرور سامنے رکھیں۔ دیوبند کی عظیم درسگاہ کا جب آغاز ہوا تو مسجد چھتہ میں انار کے درخت کے نیچے ایک استاذ ملا محمود رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک شاگرد مولانا محمود حسن دیوبندیؒ کو سبق پڑھا کر سلسلہ تعلیم کا آغاز کیا تھا۔ اس لیے قلت کثرت کے چکر میں نہ پڑیں۔ ہمارا کام پڑھانا ہے ایک آدمی بھی مل جائے تو پڑھانا شروع کر دیں، پھر تعلیم کے لیے یہ ضروری نہیں کہ ہر جگہ بڑی بڑی کتابیں پڑھانے کو مل جائیں۔ دین کے جس شعبہ میں جس درجہ میں بھی پڑھانے کا موقع ملے اس سے گریز نہ کریں۔

ہمارے استاذ محترم شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ گرفتار ہو کر مراد آباد جیل میں تھے۔ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب ؒ انہیں ملنے گئے اور ملاقات کے دوران پوچھا کہ "حضرت جیل میں شغل کیا ہے؟" فرمایا "قیدیوں کو تعلیم الاسلام پڑھاتا ہوں۔" حضرت قاری صاحبؒ نے دل لگی کے طور پر کہا کہ "حضرت خوب ترقی کی! کہ بخاری شریف پڑھاتے پڑھاتے تعلیم الاسلام پڑھانا شروع کر دی۔" اس پر حضرت مدنیؒ نے فرمایا کہ "ہاں! وہاں بخاری شریف پڑھنے والے تھے انہیں وہ پڑھاتے تھے اور یہاں تعلیم الاسلام پڑھنے والے ہیں انہیں یہ پڑھاتے ہیں۔ ہمارا کام تو پڑھانا ہے۔" اس لیے یہ بات ذہن میں رکھیں کہ ہمارا کام پڑھانا ہے جہاں موقع ملے، جتنے بھی پڑھنے والے ملیں اور جس شعبہ میں توفیق ہو دین پڑھانے کا شغل کسی حال میں ترک نہ کریں۔ دوسری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اکابر علماء دیوبند کا دامن کسی حالت میں بھی ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور یہ بات اچھی طرح یاد رکھیں کہ دین کو جس طرح انہوں نے سمجھا اور اس پر عمل کر کے عملی زندگی کا نمونہ پیش کیا پوری دنیا میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ جامعہ ازہر، مدینہ یونیورسٹی اور دیگر ایسے اداروں میں عربی کی تعلیم اچھی ہوتی ہے لیکن دین کا عمق اور گہرائی اگر کہیں ملے گی تو صرف حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور ان کے تلامذہ میں ملے گی یا جن لوگوں نے ان سے استفادہ کیا۔ اور وہ پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش کے طول و عرض میں علماء دیوبند کی عظیم جماعت کی صورت میں موجود ہیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی خیال رکھیں کہ اکابر سے ہٹ کر ذاتی رائے کو ذہن میں جگہ نہ دیں۔ اکابر سے ہٹ کر کوئی ذاتی رائے کتنی ہی معقول نظر آتی ہو وہ محض لفاظی ہوگی اس لیے مسائل میں ہمیشہ اکابر سے رجوع کریں اور خود رائی سے گریز کریں۔ تیسری بات یہ ہے کہ مالی مسائل کو کام کی بنیاد نہ بنائیں اور یہ نہ دیکھیں کہ فلاں جگہ تنخواہ زیادہ ہے یا

سہولتیں زیادہ ہیں بلکہ یہ دیکھیں کہ دین کی ضرورت کس جگہ زیادہ ہے اور لوگوں کو علم کی ضرورت کہاں زیادہ ہے اس کو ترجیح دیں اور اگر اس کے لیے کچھ ظاہری نقصان بھی برداشت کرنا پڑے تو صبر کریں۔ نیز آپ جس ادارے میں کام کریں اس کے قواعد و ضوابط کی پابندی کریں۔ حضرت گنگوہیؒ نے فتاویٰ رشیدیہ میں لکھا ہے کہ دینی مدارس کے جو قواعد و ضوابط ان کے علماء نے مرتب کیے ہیں ان کی پابندی مدرسین اور ملازمین پر واجب ہے۔ مدرسہ کے مقررہ اوقات کی پابندی کریں۔ بغیر درخواست کے کہیں نہ جائیں اور اوقات میں تعلیم کے علاوہ اور کوئی کام نہ کریں۔ حضرت مولانا محمد زکریا سہارنپوریؒ کے پاس تدریس کے دوران کوئی شخص آتا تھا تو اس سے بات کرنے کے لیے گھڑی کا وقت دیکھ کر لکھ لیا کرتے تھے اور مہینہ کے آخر میں اسے وقت کا حساب کر کے تنخواہ میں سے اتنی رقم کٹوادیا کرتے تھے۔ خود مجھے بھی ایک عرصہ تک یہ تردد رہا کہ سبق کے دوران بعض لوگ دور دراز سے آجاتے ہیں۔ کوئی تعویذ لینے کے لیے' کوئی مسئلہ پوچھنے کے لیے اور کوئی کسی اور کام کے لیے۔ اب ان سے نہ ملنا اور انہیں سبق کے آخر تک انتظار کے لیے کہنا بھی مناسب نہیں لگتا جبکہ ان سے گفتگو میں سبق کے مقررہ اوقات کا حرج ہوتا ہے۔ بالآخر ایک حل ذہن میں آیا کہ مدرسہ کی طرف سے ہمیں سال کے دوران ۲۵ چھٹیاں کرنے کا حق ہے جو میں بہت کم استعمال کرتا ہوں حتیٰ کہ بعض دفعہ دو دو تین تین سال گزر جاتے ہیں کہ بحمد اللہ تعالیٰ ان میں ایک چھٹی بھی نہیں کی۔ اس لیے میں سبق کے دوران ملنے والے حضرات کے ساتھ جو وقت گزارتا ہوں اسے ان چھٹیوں میں شمار کر لیتا ہوں اور بحمد اللہ تعالیٰ پلہ پھر بھی میرا ہی بھاری رہتا ہے۔

اس ضمن میں ایک اور بات کا خیال رکھیں کہ بسا اوقات مدرسہ کے مہتمم کے ساتھ مزاج اور ذہن نہیں ملتا' کسی بات پر اختلاف رائے ہو جاتا ہے' دوسرے اساتذہ کے ساتھ کوئی اختلاف ہو جاتا ہے' مدرسہ کی انتظامیہ کے اراکین میں سے کسی کے ساتھ مزاج اور فکر کا بعد پیدا ہو جاتا ہے ایسے موقع پر اپنی بات معقول طریقے سے سمجھائیں' باہمی احترام کو ملحوظ رکھیں اور بدمزگی سے پیدا کرنے سے گریز کریں۔ اپنی بات کو اچھے طریقے سے سمجھادیں مگر اسے مسلط کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اسی طرح اپنے شاگردوں کے ساتھ نرمی سے پیش آئیں۔ انہیں اپنی نسلی اولاد کی طرح سمجھیں' جس طرح ہماری اولاد سے غلطیاں ہوتی ہیں تو ہم کبھی درگزر کر دیتے ہیں' کبھی نرمی سے سمجھادیتے ہیں اور کبھی سختی بھی کرتے ہیں اسی طرح کا معاملہ اپنے شاگردوں کے ساتھ بھی رکھیں اور انہیں شفقت کے ساتھ دین کی تعلیم دیں۔

اسی طرح اس بات کا بھی اہتمام کریں کہ کوئی سبق بغیر مطالعہ کے نہ پڑھائیں۔ میں نے الحمد للہ چالیس سے زائد بار بخاری شریف پڑھائی ہے اور آخری سبق تک یہ معمول رہا ہے کہ مطالعہ کے بغیر کوئی سبق نہیں پڑھایا۔ جو سبق پڑھانا ہو اس کا مطالعہ کریں حواشی دیکھیں شروح دیکھیں اور پوری تیاری کے ساتھ سبق پڑھائیں۔ علاوہ ازیں نماز اور دیگر دینی احکام کی پابندی کریں اور جماعت کے ساتھ نماز کی ادائیگی کا خوب اہتمام کریں۔ یہ بات یاد رکھیں کہ اگر آپ خود دین کی پابندی نہیں کریں گے تو آپ کے شاگردوں پر آپ کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔

قراء کرام اور مجودین سے اس موقع پر ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ وہ بھی اپنے شاگردوں کو نرمی کے ساتھ پڑھائیں اور مارنے پیٹنے کا سلسلہ ختم کردیں۔ یہ غلط بات ہے۔ ماں باپ نے آپ کو بچہ پڑھانے کے لیے دیا ہے بکرا ذبح کرنے کے لیے سپرد نہیں کیا۔ اس لیے مارنے پیٹنے سے گریز کریں اور اگر کوئی سزا دینا ضروری ہو تو کھڑا کر دیں یا مارنے پیٹنے کے علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کرلیں۔ جن بچوں نے قرآن کریم حفظ کیا ہے ان سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم یاد کرنا بھی مشکل ہے مگر یاد کرنے کے بعد اسے یاد رکھنا اس سے زیادہ مشکل ہے اس لیے قرآن کریم کو یاد رکھنے کی کوشش کریں اور اسے بھول نہ جائیں کیونکہ ابوداؤد اور مسند احمد میں روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن کریم یاد کرنے کے بعد اسے بھلا دیا اسے قیامت کے دن کوڑھی کر کے اٹھایا جائے گا۔ اسی طرح قرآن کریم کے احکام پر عمل کریں کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ قرآن کریم قیامت کے دن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف گواہی دے گا۔ اگر قرآن کریم پر عمل کیا ہے تو وہ بول کر حق میں گواہی دے گا اور سفارش کرے گا اور اگر قرآن کریم پر عمل نہیں کیا تو وہ خلاف گواہی دے گا۔

حضرت امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں حضرت انس بن مالک ؓ کا ایک موقوف اثر نقل کیا ہے کہ

رب تال القرآن والقرآن یلعنہ

قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے کچھ ایسے بھی ہیں کہ قرآن کریم ان پر لعنت بھیجتا ہے۔ یہ لعنت بھیجنے کی مختلف صورتیں ہیں۔ ایک شخص قرآن کریم میں پڑھتا ہے واقیموا الصلوٰۃ اور وہ نماز نہیں پڑھتا تو قرآن پاک اس پر لعنت بھیجتا ہے۔ وہ پڑھتا ہے واٰتوا الزکوٰۃ اور زکوٰۃ نہیں دیتا تو قرآن کریم اس پر لعنت کرتا ہے۔ وہ پڑھتا ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور خود جھوٹ بولتا ہے تو قرآن کریم اس پر لعنت کرتا ہے' وہ پڑھتا ہے ولا تقربوا الزنا اور خود اس میں آلودہ ہے تو قرآن کریم اس پر لعنت کرتا ہے۔ وہ پڑھتا ہے ولا تقربوا مال الیتیم اور خود یتیم کا مال

کھا جاتا ہے تو قرآن کریم اس پر لعنت کرتا ہے۔

اس موقع پر یہ مسئلہ بھی یاد رکھیں کہ آدمی کے فوت ہو جانے کے بعد بعض لوگ اس کا تیجہ ساتواں' چالیسواں وغیرہ کرتے ہیں اور میت کے متروکہ مال میں سے کھانا پکایا جاتا ہے۔ یہ جائز نہیں ہے۔ میت کے متروکہ مال میں اس کے سب وارثوں کا حق ہے اور مسئلہ یہ ہے کہ وارث اگر بچہ ہو تو اس کی اجازت کا شرعاً" اعتبار نہیں ہے اور کوئی وارث غیر حاضر ہے تو اس کی مرضی کے بغیر مشترک مال سے خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے ذاتی مال سے صدقہ کرتا ہے اور کھانا کھلاتا ہے تو دنوں کا تعین نہ ہونے کی صورت میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ کھانے والے غریب لوگ ہوں۔ امیر رشتہ دار نہ ہوں۔ مگر دنوں کا تعین بدعت ہے اور مشترکہ کھاتے سے کھانا حرام ہے۔ اس لیے اس سے گریز کریں اور ایصال ثواب کی نیت سے جہاں قرآن کریم پڑھیں وہاں سے نہ کچھ کھائیں اور نہ ہی نقد رقم لیں۔ البتہ کسی جگہ دکان یا مکان کے افتتاح پر برکت کے لیے یا بیمار کی شفا کے لیے قرآن کریم پڑھا ہے تو وہاں سے کھا پی سکتے ہیں اور اگر وہ کچھ خدمت کریں تو وہ بھی لے سکتے ہیں۔ مگر ایصال ثواب کے موقع پر یہ دونوں جائز نہیں ہیں بالخصوص ایسے موقع پر جب کہ میت کے مال میں سے کھانا پکایا گیا ہو کیونکہ وہ سب وارثوں کا مشترک مال ہے جن میں یتیم بچے بھی ہوں گے اس لیے اس کا کھانا یتیم کا مال کھانا ہے جس سے قران کریم نے منع کیا ہے اسی طرح صدق کے مستحق غرباء ہیں اور فتاویٰ رشیدیہ میں ہے کہ امیر شخص کے لیے نفلی صدقے کا کھانا بھی مکروہ ہے۔

دستار بندی کے موقع پر یہ چند نصائح ضروری سمجھ کر کردی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی صحیح سمجھ نصیب کریں اور عمل کی توفیق بھی عطا فرمائیں۔ آمین

شمائل ترمذی (جلد دوم)

مع اردو ترجمہ و شرح

افادات

مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی مدظلہ

یہ امام ترمذیؒ کی شمائل نبویؐ کے موضوع پر مشہور کتاب ہے جو درس نظامی میں دورہ حدیث شریف کے طلباء کو بھی مدارس اسلامیہ میں سبقاً سبقاً پڑھائی جاتی ہے۔ اس کا اردو ترجمہ و شرح دو جلدوں میں مکمل ہو گیا ہے۔ پہلی جلد میں اس کے ۵۶ ابواب میں ۲۵ ابواب کی شرح شائع ہوئی تھی اور اب ۱۰۱ صفحات پر مشتمل جلد دوم عمدہ کتابت وطباعت اور معیاری جلد بندی کے ساتھ عنقریب شائع ہو کر منظر عام پر آرہی ہے۔ علماء کرام، طلباء عظام اور عوام الناس کے لیے ایک بہترین تحفہ ہے۔

ناشر مکتبہ دروس القرآن فاروق گنج گوجرانوالہ پاکستان